مال کسی اور جگہ، بندہ کسی اور جگہ ہو، توزکوٰۃ کس حساب سے دینی ہوگی؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:Gul- 3100 تاریخ:26-01-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک اسلامی بہن کے سونے کے زیورات پاکستان میں ہیں، لیکن اس وقت وہ اپنے شوہر کے ساتھ آسٹریلیا میں رہتی ہیں۔ کبھی کبھار چھٹی کے موقع پر وہ پاکستان آتی ہیں۔ ان کا زیور اتنا ہے کہ اس پر زکوۃ لازم ہوتی ہے۔ چند دن بعد ان کی زکوۃ کا سال مکمل ہو جائے گا اور انہیں زکوۃ ادا کرنی ہوگی۔ اُس وقت بھی زیورات پاکستان میں ہوں گے، مگر وہ خود آسٹریلیا میں ہوں گی، تو وہ اپنی زکوٰۃ پاکستان کی قیمت کے مطابق ادا کریں گی یا آسٹریلیا کی قیمت کے مطابق ادا کریں گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

زکوٰۃ کی ادائیگی میں اس جگہ کا اعتبار کیا جاتا ہے، جس جگہ پر مال موجود ہوتا ہے، لہٰذا پوچھی گئی صورت میں وہ اسلامی بہن اپنے زیورات کی زکوٰۃ پاکستان کی قیمت کے مطابق ادا کرے گی۔

زکوٰۃ کی ادائیگی میں مال والی جگہ کا اعتبار ہوتا ہے۔ جیسا کہ بدائع الصنائع میں ہے:”زکاۃ المال فحیث المال فی الروایات کلھا“یعنی تمام روایات کے مطابق مال کی زکوٰۃ ادا کرنے میں مال والی جگہ کا اعتبار ہے۔ **(بدائع الصنائع، جلد2، صفحہ75، بیروت)**

اسی طرح درمختار میں ہے:”ویقوم في البلد الذي المال فيه“یعنی زکوٰۃ کی ادئیگی کے لیے

مالک اس جگہ کی قیمت لگائے گا، جہاں پر مال موجود ہے۔ **(الدر المختار، جلد3، صفحہ251، کوئٹہ)**

اس کی مثال دیتے ہوئے رد المحتار میں ہے: "فلو بعث عبدا للتجارة في بلد آخر يقوم في البلد الذي فيه العبد" یعنی اگر کسی نے اپنا تجارتی غلام دوسرے شہر بھیجا، تو اب اس غلام کی قیمت اس شہر کے مطابق لگائی جائے گی، جس میں غلام موجود ہے۔ **(رد المحتار، جلد3، صفحہ251، کوئٹہ)**

جس جگہ مال ہو، وہاں کی قیمت کا اعتبار کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ بہار شریعت میں ہے: "قیمت اس جگہ کی ہونی چاہیے، جہاں مال ہے اور اگر مال جنگل میں ہو، تو اس کے قریب جو آبادی ہے، وہاں جو قیمت ہو، اس کا اعتبار ہے۔" **(بہار شریعت، جلد1، حصہ5، صفحہ908، مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

14 رجب المرجب 1445ھ/26 جنوری 2024ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ /www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے